داڑھی سنتِ رسول ﷺ کی اہمیت

مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت

مفتی محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

WWW.FAIZAHMEDOWAISI.COM

www.FaizAhmedOwaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَحۡمَةً لِّلۡعَالَمِیۡنَ ﷺ

داڑھی سُنّتِ رسول کی اھمیت

از

فیضِ ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تا کہ اُس غلطی کو صحیح کرلیا جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

دورِ حاضرہ میں ہر شرعی مسئلہ پر عمل کرنا اور دوسروں کو عمل کرانا ''جہادِ اکبر'' ہے خصوصاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنے سے سو (۱۰۰) شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔ بالخصوص داڑھی رکھانا کیونکہ عین سنّت کے مطابق داڑھی والا معاشرہ میں معزز شخصیت سمجھا جاتا تھا مگر آج داڑھی والے کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ دراصل انگریز خبیث کی شرارت تھی اور ہے جس میں وہ کامیاب ہو گیا کہ آج جن پیروں اور گدی نشینوں کو ہم عوام بارگاہِ خداوندی کا وسیلہ سمجھتے ہیں اُن میں اکثر داڑھی کے دشمن، ورنہ کم از کم وہ خود منڈاتے یا خشخشی داڑھی کے عادی ہیں اُن کے معاشرہ کے علماء اُن کے سامنے لب کُشائی کو خلافِ طریقت سمجھتے، خلاف بولنے والے کو گردن زدنی (قتل کے لائق) قرار دیتے ہیں ورنہ کم از کم اُسے طریقت کا مخالف کہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا کل قیامت میں سخت محاسبہ ہوگا ورنہ علماء کرام پر خُصوصی فرض ہے کہ ہر شرعی مسئلہ کو دوٹوک بیان کریں۔ جان جاتی ہے تو جانے دیں لیکن دینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آنچ نہ آنے دیں۔ فقیر یہ رسالہ علماء کرام کے فتویٰ سے مزّین کر کے اہلِ اسلام سے اپیل کرتا ہے کہ داڑھی منڈوانا اور مٹھی بھر سے کم کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہونے پر یقین کریں۔ اِس کا مرتکب پیر ہے یا مولوی، وہ حرمِ کعبہ کا امام ہے یا قرآن حافظ، اُسکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ وہ نماز فرض ہو یا نمازِ جنازہ ہو یا عیدین یا تراویح عملاً ایسے کو امام بنانا گناہ ہے۔ بے خبری میں پڑھ لی ہو تو اُس کا اِعادہ (لوٹانا) ضروری ورنہ ثواب نہ ملیگا۔ ہمارے اکابر و مشائخ اُولیاء کا یہی مذہب ہے کہ داڑھی منڈانا حرام اور بقدرِ قبضہ (مُٹھی بھر) واجب۔ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''حلق کردن لحیہ حرام است و گزاشتن آں بقدر قبضہ واجب است۔'' (اشعتہ للمعات، جلد ۱، صفحہ ۲۲۸)

یعنی داڑھی حلق (منڈانا) حرام اور اُس سے قبضہ کے برابر چھوڑنا واجب ہے۔

لوطیوں کا کام: داڑھی منڈانے والے بُرا نہ منائیں تو سُن لیں کہ داڑھی منڈانا لوطیوں (قومِ لُوط) کا عمل ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دس (۱۰) باتیں ہیں جن پر حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کیا گیا اور میری اُمت اُنھیں میں ایک بات کا اضافہ کرے گی۔ مِن جملہ اُن کے داڑھی کٹا کر اُسے حدِ شرع قبضہ سے کم کرنا اور مونچھیں بڑھانا ہے۔'' (روح البیان)۔

یہی معجزہ (سرکار ﷺ کے فرمانِ عالی شان کے مطابق) آج ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

ہیجڑوں اور انگریزوں کا کام: حضرت ملّا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: وَقَصُّ اللِّحْيَةِ مِنْ صُنْعِ الْأَعَاجِمِ وَهُوَ الْيَوْمَ شِعَارُ كَثِيرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ كَالْإِفْرِنْجِ وَالْهُنُودِ ، وَمَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الدِّينِ مِنَ الطَّائِفَةِ الْقَلَنْدَرِيَّةِ

(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح،كتاب الطهارة، باب السواك،الفصل الاوّل،الصفحة٣٩٦،دارالفكر)

یعنی داڑھی کٹانا عجمی کفار کا طریقہ تھا اور آج یہ بہت سے مشرکین یعنی انگریزوں اور ہندوؤں کا اور اُس قلندری گروہ کا طریقہ ہے جس کا دین میں کوئی حصہ نہیں۔

اور "دُرِمختار" میں "فتح القدير" سے نقل فرمایا: وَأَمَّا الْأَخْذُ مِنْهَا وَهِيَ دُونَ ذَلِكَ كَمَا يَفْعَلُهُ بَعْضُ الْمَغَارِبَةِ ، وَمُخَنَّثَةُ الرِّجَالِ فَلَمْ يُبِحْهُ أَحَدٌ ، وَأَخْذُ كُلِّهَا فِعْلُ يَهُودِ الْهِنْدِ وَمَجُوسِ الْأَعَاجِمِ .

(الدر المختار،كتاب الصوم،باب مايفسد الصوم ومالايفسد ،الجزء١،الصفحة١٥٢ ،مجتبائی دهلی)

یعنی داڑھی قبضہ بھر ہو تو اُسے تراشنا جیسا کہ بعض اہلِ مغرب اور خنثے مرد کرتے ہیں اُسے کسی نے مباح قرار نہیں دیا اور ساری داڑھی منڈانا ہندوستانی، یہودیوں اور عجمی مجوسیوں کا طریقہ ہے اور اُسے منڈانا انگریز دشمن کا طریقہ ہے۔ کون نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ انسان کے لئے دارین کا فلاح و بہبود کا پروگرام عطا کر چکے ہیں اور انگریز ہر وقت اسلام اور مسلمانوں کی بے چینی کا سوچتا ہے اور شب وروز اِسی کاروائی میں سر کی بازی اور ایڑی چوٹی کا زور لگا تا رہتا ہے۔

انگریز کی دشمنی اور اسلام کے نمونے: یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے جو قرآنِ پاک میں بھی بیان فرمائی گئی ہے کہ یہودی اور عیسائی مسلمانوں سے اُس وقت تک راضی نہیں ہو سکتے جب تک کہ مسلمان اُن کا مذہب نہ اختیار کرلیں اور عیسائیوں کا فساد تو اتنا زیادہ اور واضح ہے کہ شمار ہی نہیں ہوتا۔

گنبدِ خضراء کے دشمن: دوملعون عیسائی مسلمانوں کا روپ دھار کر مدینہ طیبہ میں گنبدِ خضراء کے اندر سُرنگ لگانے پہنچ گئے پھر سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں جہنم رسید ہوئے تھے۔ تفصیل کے لئے فقیر کی کتاب "دیوبندی وہابی کی نشانی" پڑھیئے۔

قرآن مٹانے کی تدبیر: قرآن پاک مٹانے کی تدبیریں مشہور ہیں چنانچہ ہندوستان میں فرنگیوں کی انتہائی عملداریوں میں قلمی قرآن شریف کی بے ادبی اور اس میں تحریف کرنے کا مشہور واقعہ "تفسیرِ حقانی" میں

مذکور ہے۔

انگریزوں کی موت تک آرزو: وزیرِاعظم برطانیہ لارڈ گلیڈسٹون(Lord Gladstone) یہ ارمان سینہ میں ہی لے کر دنیا سے دفع ہوا کہ کسی طرح قرآن شریف سے ''سورۃ الانفال اورتوبہ'' نکال دی جائے تاکہ عثمانی تلوار سے عیسائی یورپ کو شاید امان نصیب ہو سکے۔

اندرونی سازش کامیاب: جب انگریز کھلی دشمنی کی سازشوں سے ناکام ہوا تو اندرونی سازشوں اور غیر محسوس طریقوں سے کھیل کھیلا جو تقریباً اُن طریقوں میں کامیاب ہو گیا وہ اِس طرح کہ اسلام کے ہر طریقہ کو اُلٹا جائے۔فقیر کی یہ خواہش ہے کہ اس میں کتنا ہی دکھ اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں کسی طریقہ سے اسلامی شعائر اور نبوی کردار پر مسلمانوں کو آمادہ کیا جائے چنانچہ اِس کے بھی نمونے بصورتِ نقشہ ملاحظہ ہو۔

نمبرشمار	نبوی طریقہ/اسلام	دشمن اسلام انگریز کا طریقہ
۱	بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے کھانا۔	کھڑے ہو کر اور چُھری کانٹے سے کھانا۔
۲	بیٹھ کر پانی پینا اور بیٹھ کر پیشاب کرنا۔	کھڑے ہو کر پانی پینا اور پیشاب کرنا۔
۳	گھٹنے اور سر ڈھانپنا۔	گھٹنے کھلے اور سر ننگا رکھنا۔
۴	بیت الخلاء میں پاؤں پر بیٹھ کر فراغت پانا۔	کموڈ(Commode) پر ٹانگیں لٹکا کر پاخانہ سے فراغت پانا۔
۵	پاخانہ کی جگہ کو مٹی کے ڈھیلوں پر بیت الخلائی کاغذ(Toilet Paper) سے صاف کرنا اُلٹا صاف کر کے پانی سے دھونا۔	غلاظت کو لیپ لینا کیونکہ اطمینان سے پاؤں پر بیٹھ کر ڈھیلوں سے صفائی فرنگی (Etiquette) کے خلاف ہے۔

لطیفہ: اگر صاحب کو کھڑے ہو کر قضائے حاجت کی کوئی صورت ممکن ہوتی تو ضرور کھڑے کھڑے فارغ ہو جاتے۔اب کموڈ سے اُٹھے تو اکڑوں ہو کر جو کہ(Toilet paper) سے صاف کیا کرتے اُلٹا غلاظت کو لپیٹ لیا کیونکہ اطمینان سے پاؤں پر بیٹھ کر ڈھیلوں سے فرنگی اخلاق کے خلاف ہے۔

اپنی تہذیب کو پوری جارحیت ڈھٹائی مگر انتہائی غیر محسوس طریقے سے ہمارے پورے لباس پر،نشست وبرخاست

پر،تہذیب وتمدن،طرزِ معاشرت،طرزِ گفتگو،طرزِ تحریر وتقریر غرض یہ کہ زندگی کے ہر شعبے میں پوری مضبوطی اور ڈھٹائی بلکہ سینہ زوری سے جاری کرنے کی انتھک کوشش کی اِس قبیل (قسم) سے داڑھی منڈانا بھی ہے۔

اس نے اسلامی تہذیب وتمدّن مٹانے کے لئے بعض بدنما اور تکلیف دہ کام اختیار کر لئے اور پوری سخت جان اور مستقل مزاجی سے خود تکلیف برداشت کرتا ہے۔اِس کے نزدیک تکلیف ہوتی ہے تو ہومگر اسلام کی مخالفت ضرور ہو۔مثلاً کھڑے ہوکر پیشاب کرنا،تکلیف کے علاوہ پاؤں پر چھینٹے پڑنے سے پتلون اور بوٹ خراب ہوتے ہیں مگر پرواہ نہیں مگر اِس طرح سے اسلام کی مخالفت تو ہوتی ہے مگر اس تکلیف سے اُنھیں راحت ملتی ہے۔

وائے ناکامی: انگریز دشمن اسلام دشمنی میں کتنا کامیاب ہوا ہے یہ ہمارا مسلمان انگریز کو دشمن سمجھنے والا خود ہی بتائے ہم بتائیں تو"طبع نازك شاهاں تاب سخن ندارند" والا معاملہ ہوگا۔

اسلامی تہذیب کے خلاف کرنے پر ایک انگریز دشمن کی تہذیب سے یوں سزا پائی۔آدھ سیر پانی سے استنجاء اسلامی طریقے سے تو نفرت ہے لیکن اب پاخانہ (Toilet paper) سے صاف کرنے کے بعد صاحب پانچ،دس سیر (Bath tub) میں لے جاکر بیٹھے پھر اِسی پانی سے غسل بھی فرمایا نتیجہ نکلا کہ یہ پانی غلیظ ہونے کے بعد پلید بھی ہوگیا اور خود صاحب سراپا پلید ونجس (شرعی) اگر یہی صاحب کسی کنوئیں میں گر جائیں تو کنواں بھی نجس اور پلید ہوگیا اور یہ کام اب انگریز کے علاوہ ہمارے ماڈرن مسلمان بھی کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ سمجھ دے۔ (آمین)

داڑھی سنّتِ انبیاء: داڑھی وہ محبوب عمل ہے جس پر تمام انبیاء علیہ السلام کا عمل رہا۔قرآن مجید میں ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام چالیس (۴۰) دن کی چلہ کشی کے بعد توریت لے کر کوہِ طور سے رخصت ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ نے اُنھیں اُن کی قوم کے گمراہ ہونے اور بچھڑے کی پرستش شروع کر دینے کی خبر دی۔آپ علیہ السلام کو اِس سے بہت غصہ آیا گھر پہنچ کر ایک ہاتھ میں اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کے سر کے بال اور دوسرے میں اُن کی داڑھی پکڑ کر فرمایا اے ہارون! جب تم نے قوم کو گمراہ دیکھا تو تجھے میری پیروی کرنے میں کیا چیز مانع ہوئی کیا تو نے میرے حکم کی نافرمانی کی ہے۔اِس کے جواب میں حضرت ہارون علیہ السلام نے فرمایا: قَالَ یَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ وَ لَا بِرَاْسِیْ۔ (پارہ۱۶،سورۃ طہٰ آیت ۹۴)

ترجمہ: اے میری ماں جائے تم نہ میری داڑھی پکڑو نہ میرے سر کے بال۔

اِس سے پتہ چلا کہ داڑھی ایک مشت ہونی چاہیے یعنی چار اُنگل جو پکڑنے میں آسکے ورنہ اِس سے چھوٹی داڑھی ہاتھ

میں نہیں آسکتی۔

فــــائـده: اِس سے معلوم ہوا کہ حضرت ہارون علیہ السلام کی داڑھی مٹھی بھرتھی اِس طرح ہر نبی علیہ السلام کے متعلق احادیث مبارکہ میں آیا ہے چنانچہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ الخ

(صحیح مسلم، کتاب الطهارة،باب خصال الفطرة،الجزء۲،الصفحة ٤٧،الحديث ٣٨٤)

یعنی''دس اُمورفطرت سے ہیں مونچھیں کٹانا اور داڑھی بڑھانا''۔

فطرتِ انسانی: انسان اشرف المخلوقات ہے اِس کی وجہ ایک یہ ہے کہ اُس کی فطرت جملہ مخلوق سے بہتر و برتر ہے اور حضور ﷺ نے داڑھی بڑھانے کو فطرت فرمایا چنانچہ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ ''مرقات شرح مشکوٰۃ'' میں لکھتے ہیں: فُسِّرَتِ الْفِطْرَةُ بِالسُّنَّةِ الْقَدِيمَةِ الَّتِي اخْتَارَهَا الْأَنْبِيَاءُ۔

(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب الباس، باب الترجل،الفصل الاوّل،الصفحة ٢٨١٤،دارالفكر)

یعنی''فطرت سے وہ سنّت قیام مراد ہے جسے انبیاء علیہم السلام نے پسند اور اختیار فرمایا۔''

محبوبِ خدا ﷺ کی سنّت: سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ مٹھی بھر داڑھی رکھنا محبوبِ خدا ﷺ کی سنّت ہے چنانچہ احادیث مبارکہ میں ہے۔

(۱) حضور ﷺ کی داڑھی مبارک قبضہ یعنی چار اُنگل کی مقدار میں ہوتی تھی اگر کبھی اِس سے بڑھ جاتی تو آپ ﷺ اِس کے عرض طول کے بال کٹوا کر قبضہ کی مقدار میں کر دیا کرتے تھے۔

(۲) ''عینی شرح بخاری'' اور ''مرقاۃ شرح مشکوٰۃ'' میں ہے کہ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ أَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا الخ إِذَا زَادَ عَلَى قَدْرِ الْقُبْضَةِ

(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب الباس، باب الترجل،الفصل الاوّل،الصفحة٢٨٢٣،دارالفكر)

یعنی حضور ﷺ کی داڑھی مبارک جب قبضہ سے بڑھ جاتی تو آپ ﷺ طول و عرض سے تراش دیا کرتے تھے''۔

(۳) ''بخاری شریف'' میں ہے: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ أَوْ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلَى لِحْيَتِهِ فَمَا فَضَلَ أَخَذَهُ

(صحيح البخاري، كتاب اللباس،باب تقليم الأظفار،الجزء١٨،الصفحة٢٤٠،الحديث٥٤٤٢)

یعنی صحابیٔ رسول حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حج یا عمرہ کرتے اپنی داڑھی کو قبضہ میں لیتے اور اِس سے زائد بال

تراش دیتے تھے۔

(۴) امام محمد "کتابُ الاثار" میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ داڑھی کو مٹھی میں لے کر ایک قبضہ سے زائد بال تراش دیتے تھے اور ہمارا اِسی پر عمل ہے اور یہی حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے۔

(۵) حضرت شیخ سیّدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی داڑھی مٹھی میں پکڑ کر زائد بال قبضہ سے کاٹ دیا کرتے تھے اور حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "خذو ماتحت القبضه" مٹھی سے زائد بال کاٹ دو۔ (غنیه الطالبین، صفحه۳)۔

(۶) حضرت ملّا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "اگر مرد اپنی داڑھی اپنی مٹھی میں لے کر قبضہ سے زائد بال کاٹ دے تو کوئی حرج نہیں حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تابعین کی ایک جماعت نے ایسا کیا ہے"۔ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ اور ابنِ سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِسے مستحسن قرار دیا ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، جلد ٤، صفحه٢٦٢)

اور علامہ ابنِ حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آئمہ دین علماء اسلام کے ایک گروہ نے فرمایا جب داڑھی ایک مشت ہو جائے تو قبضہ سے زائد بال کاٹ دیئے جائیں جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرتے تھے۔ ہم پہلے حدیث لکھ آئے ہیں کہ حضرت عمر بن شعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، "أَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا"۔

(سنن الترمذی، کتاب الأدب، باب ما جاء فی الأخذ من اللحية، الجزء٩، الصفحة٤٢٨، الحديث٢٦٨٦)

یعنی "حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی شریف کے طول وعرض کے بال کٹا دیا کرتے تھے"۔

حضرت ملّا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ اِس کی شرح میں فرماتے ہیں: "وَقَيَّدَ الْحَدِيثُ فِي شَرْحِ الشِّرْعَةِ بِقَوْلِهِ: إِذَا زَادَ عَلَى قَدْرِ الْقُبْضَةِ، وَجَعَلَهُ فِي التَّنْوِيرِ مِنْ نَفْسِ الْحَدِيثِ، وَزَادَ فِي الشِّرْعَةِ: وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي الْخَمِيسِ أَوِ الْجُمُعَةِ، وَلَا يَتْرُكُهُ مُدَّةً طَوِيلَةً"

(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب الباس، باب الترجل، الفصل الاوّل، الصفحة٢٨٢٣، دارالفكر)

یعنی "کتاب "شرح شرعیه" میں ہے اِس حدیث شریف میں یہ قید ذکر کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی مبارک کے طول

عرض سے بال اُس وقت تراشا کرتے تھے جب وہ قبضہ سے بڑھ جاتی''۔اور''كتاب التنوير'' میں اِس زیادتی کونفسِ حدیث میں ذکر کیا گیا ہے اِس شرعہ میں یہ بھی مذکور ہوا کہ آپ ﷺ مٹھی سے زائد بال ''جمعرات یا جمعہ'' کے دن کیا کرتے تھے اور لمبی مدّت تک داڑھی کو بڑھنے نہ دیتے تھے۔''

اور ملّا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:''وَسَيَجِيء ُ اسْتِحْبَابُ أَخْذِ اللِّحْيَةِ طُولًا وَعَرْضًا، لَكِنَّهُ مُقَيَّدٌ بِمَا إِذَا زَادَ عَلَى الْقَبْضَةِ''

(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب الباس، باب الترجل،الفصل الاوّل،الصفحة٢٨١٦،دارالفكر)

یعنی''عنقریب داڑھی کے طول وعرض سے بال تراشنے کا استحباب مذکورہ ہوگا مگر یہ اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ جب داڑھی قبضہ سے بڑھ جائے''۔

تیسری جگہ فرماتے ہیں:''وَأَقُولُ :يَنْبَغِي أَنْ يُدْرَجَ فِي أَخْذِهَا لِتَصِيرَ مِقْدَارَ قَبْضَةٍ عَلَى مَا هُوَ السُّنَّةُ''

(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب الباس، باب الترجل،الفصل الاوّل،الصفحة٢٨١٦،دارالفكر)

یعنی''اگر کسی شخص کی داڑھی بے حد لمبی ہو تو اُسے چاہیئے کہ وہ آہستہ آہستہ اُسے تراشے یہاں تک کہ وہ قبضہ کی مقدار ہوجائے''۔

اِس بناء پر کہ مٹھی بھر داڑھی مسنون ہے اور فقہ حنفی کی مشہور کتاب ''دُرِمختار'' میں ہے:'' وَقِيلَ سُنَّةٌ وَلَا بَأْسَ بِنَتْفِ الشَّيْبِ ، وَأَخْذِ أَطْرَافِ اللِّحْيَةِ وَالسُّنَّةُ فِيهَا الْقَبْضَةُ''

(الدر المختار، كتاب الحظر و الإباحة، فصل فى البيع،الجزء٥،الصفحة٧٢٧)

یعنی''امام زاہدی''كتاب المجتبىٰ'' میں فرماتے ہیں سفید بال چننے اور داڑھی کے طول وعرض سے بال تراشنے میں کوئی حرج نہیں اور داڑھی میں قبضہ سنّت ہے''۔

اور''فتاویٰ عالمگیری'' میں ہے:''وَلَا بَأْسَ أَنْ يَقْبِضَ عَلَى لِحْيَتِهِ فَإِنْ زَادَ عَلَى قَبْضَتِهِ مِنْهَا شَيْء ٌ جَزَّهُ وَإِنْ كَانَ مَا زَادَ طَوِيلَةً تَرَكَهُ كَذَا فِي الْمُلْتَقَطِ''

(الفتاوى الهندية، كتاب الكراهية،الباب التاسع عشر فى الختان و الخصاء الخ،الجزء٤،الصفحة٣٢)

یعنی کتاب ''ملتقط'' میں مذکور ہوا کہ اگر کوئی شخص اپنی داڑھی کو اپنی مٹھی میں پکڑ کر اس سے بڑھے ہوئے بال کاٹ ڈالے تو اِس میں کوئی حرج نہیں اور اگر داڑھی قبضہ سے بہت بڑھی ہوئی ہو تو اُسے اپنے حال پر رہنے دے۔

اور اسی میں ہے: ''وَالْقَصُّ سُنَّةٌ فِيهَا وَهُوَ أَنْ يَقْبِضَ الرَّجُلُ لِحْيَتَهُ فَإِنْ زَادَ مِنْهَا عَلَى قَبْضَتِهِ قَطَعَهُ كَذَا ذَكَرَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِ الْآثَارِ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ وَبِهِ نَأْخُذُ كَذَا فِي مُحِيطِ السَّرَخْسِيِّ ''

(الفتاوی الهندية، كتاب الكراهية، الباب التاسع عشر فی الختان و الخصاء الخ، الجزء ٤، الصفحة ٣٢)

یعنی ''داڑھی کاٹنا سنّت ہے وہ اس طرح کہ انسان اپنی داڑھی اپنی مٹھی میں پکڑے اور اس سے بڑھی ہوئی مقدار کاٹ دے ایسا کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے ''کتابُ الاثار'' میں اسے امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرمایا''۔ ہم اسی قول پر ہیں جیسا کہ محیط سرخسی میں اور ہے۔

اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ''لمعات شرح مشکوٰۃ'' میں فرماتے ہیں: ''فالحاصل ان عامة الكتب على ان القدر المسنون فی اللحية هو القبضة و لا باس بتركها و مافوقها ولكن الاخذ اَولیٰ''

یعنی ''پس حاصلِ کلام یہ ہے کہ عامہ کتب اِس پر ہیں کہ داڑھی میں قبضہ مسنون مقدار ہے اور اس مقدار سے زائد کو نہ کاٹنا مباح اور کاٹنا بہتر ہے''۔ (حاشیه ترمذی شريف)۔

یہاں تک جو کچھ پیش کیا گیا اس سے بخوبی معلوم ہو جاتا ہے کہ قبضہ بھر داڑھی نبی کریم ﷺ جملہ انبیائے سابقین، صحابہ کرام اور تابعین کی سنّت ہے۔ شرعی اور غیر شرعی داڑھی کے مابین حد فاصل ہے۔ جو داڑھی قبضہ سے کم ہو وہ قطعاً غیر شرعی سُنّتِ نبوی ﷺ کے خلاف ہے وہ فیشنی داڑھی تو ہو سکتی ہے لیکن اسلامی نہیں۔ اس کی مزید تفصیل فقیر کی کتاب ''اسلامی داڑھی اور مسلمان'' میں ہے۔

انگریز دشمن ھے تو اس کی نقل سے پیار کیوں:

جس مسلمان سے پوچھیئے کہ انگریز کیسا ہے تو نہایت سخت لہجہ میں جواب ملے گا کہ وہ ہمارے اسلام و ایمان کا دشمن ہے لیکن اگر دوبارہ عرض کیا جائے کہ داڑھی منڈانا اِس کا دیا ہوا تحفہ ہے اور اُس نے یہ تحفہ بھی صرف اور صرف اسی لئے تیار کیا کہ اسلام اور مسلمان کو نقصان پہونچے۔ یہی اس کی دلی تمنا جو پوری ہوئی بلکہ ہم خود بڑی دلچسپی کے ساتھ اُسے پورا کر رہے ہیں۔ افسوس سے کہتا ہوں کہ بعض مسلمانوں نے نادانستہ طور پر انگریز کی دلی آرزو کو عملاً اپنایا۔ حضور ﷺ کا کلمہ پڑھنے والے مسلمان فرنگی کی ملعون تہذیب سے نہ صرف متاثر اور ملوث ہو چکے ہیں بلکہ انگریز کی تہذیب پر فخر و ناز کرتے ہیں۔ اور اَسّی فیصدی بھولے اور غافل مسلمان اُس کے ہمرنگ زمینِ جال میں پھنس چکے ہیں بیچارے کرتے بھی کیا۔ اب حالت یہ ہے کہ

انگریزی کالجوں کے تعلیم یافتہ مسلمانوں کی اکثریت انگریزی تہذیب کی دلدادہ ہوچکی ہے اور ہمہ تن اِس دُھن میں مصروف ہے کہ فرنگی تہذیب کو نظامِ حیات کے ہر شعبہ میں اپنایا جائے۔کیا خوب فرمایا ہے کسی نے کہ الغرض ان نوتہذیبی حضرات کے پاخانے،غسلخانے،باورچی خانے،طعام خانے،مہمان خانے،آرام گاہیں،ملاقات گاہیں سب کی سب ہی انگریزی تہذیب کے آئینے نظر آئینگے۔ان مسکینوں کو کیا خبر کہ اقبال نے اُن کے لئے ہی کہا ہے۔حالانکہ ہمارا اپنا پورا اسلامی نظام حیات فرنگی کے نظامِ حیات سے لاکھوں درجہ بہتر موجود ہے مگر اُن حضرات کی اب حالت یہ ہے کہ ان مشرق کے مسکینوں کا دل مغرب میں جا اٹکا ہے۔سچ ہے

انگریز کا تحفہ: انگریز نے یہ صرف ہمارے لئے کیا ورنہ انیسویں صدی تک یورپ بھر میں داڑھی عوام اور شرفاء کا شعار سمجھی جاتی چند حکایات ملاحظہ ہوں۔

بارِیش ایڈورڈ ہفتم کے روپے چند سال پہلے تک دستیاب ہوتے تھے اور بارِیش ڈنلاپ کے پاؤنڈ اب بھی دستیاب ہوتے ہیں۔

لاہور ہائیکورٹ کے کچھ سابق بارِیش چیف ججوں کے فوٹو اب بھی چیف جسٹس ہال میں آویزاں ہیں۔تاریخِ اسلام میں بھی اِسی طرح ہے۔

حکایت: روم کے آخری دور کے بادشاہ کے پاس جب ایک بے ریش شخص بطورِ سفیر پہنچا تو اُس نے خفگی کا اظہار کیا اور پوچھا کہ ''کیا تمہارے بادشاہ کو داڑھی والا کوئی شخص نہ ملا؟''۔(الصدیق،ملتان،اپریل ۱۹۴۵ء)۔

حکایت: مشہور پُرتگیز امیرالبحر جان ڈی کیسٹرو نے ''گوا'' میں جب کسی سے ایک ہزار کی رقم قرض لی تو اُس کے عوض یہ کہتے ہوئے اپنی داڑھی کے چند بال گروی رکھے کہ:''دنیا کا تمام سونا بھی میرے اِن بالوں کی برابری نہیں کرسکتا''۔(ایفر)۔

والے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا	کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

سابق دور: انگریز کی اِس شرارت اور گندی حرکت سے پہلے خود ہمارے اپنے ملک میں چند سال پہلے تک داڑھی منڈانا بطورِ شرط ذکر کیا جاتا تھا کہ اگر یہ کام یوں نہ ہوا تو داڑھی منڈا دوں گا۔

؎ افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

نبوت کے غیظ و غضب کا نمونہ

کا نمونہ: مروی ہے کہ ''بازان'' گورنرِ یمن کے دو داڑھی منڈے سفیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی شکل پر ناراض ہو کر منہ پھیر لیا اور اُن کو فرمایا کہ ''خدا تمہیں خوار کرے ایسی مکروہ شکل بنانے کا تمہیں کس نے حکم دیا ہے''۔ اُنہوں نے جواب دیا ''ہمارے رب (معاذ اللہ) کسریٰ نے حکم دیا ہے''۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مگر میرے رب نے تو مجھے داڑھی بڑھانے کا حکم فرمایا ہے اور مونچھیں کٹوانے کا''۔ (از تاریخ الخمیس وابنِ جریر وابنِ کثیرو سیرۃ حلیبی)

ایک اور داڑھی منڈے مجوسی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''یہ (داڑھی منڈانا) کیا (بُری حرکت) ہے''۔ اُس نے جواب دیا کہ ''یہ داڑھی منڈانا تو ہمارے دین میں (داخل) ہے''۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''لیکن ہمارے دین میں داڑھی بڑھانا اور مونچھیں کٹانا ہے''۔ (تفسیرِ درمنشور، جلد ۱، صفحہ ۱۱۲)۔

بود ہمرنگ زمین دام گرفتارِ شدند

انتباہ: برادرانِ اسلام ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیے جب دو مجوسی سفیروں کی منڈی ہوئی داڑھی دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے منہ پھیر لیا اور انہیں بددعائیہ جملہ (خدا تمہیں خوار کرے) فرمایا حالانکہ وہ مہمان کافر تھے شرعاً داڑھی رکھنے کے پابند ہی نہ تھے مگر یہ فعل چونکہ فطرتِ سلیمہ کے بھی خلاف تھا اِس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے داڑھی منڈے مسلمان کلمہ گو اُمتی داڑھی منڈے مجوسیوں کی شکل میں روبرو شفاعت کی غرض سے پیش ہونگے تو اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُس میدانِ شفاعت میں ہماری اس مجوسیانہ بدشکلی پر ناراض ہو کر ہم سے منہ مبارک پھیر لیں تو پھر بتایا جائے کہ ہمارا کیا انجام ہوگا۔

اعاذنا اللہ تعالیٰ منہا

وہ فریب خوردہ شاہیں جو پلا ہو کرگسوں میں	اسے کیا خبر کہ کیا ہے رہِ رسمِ شاہبازی

حکایت: حضرت عمر بن عبدالعزیز اموی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کی شہادت محض اِس وجہ سے رد کردی کہ اُس کے فنیکین (نچلے ہونٹ کے نیچے کے دونوں طرف کے تھوڑے سے بال) اُکھڑے ہوئے تھے حالانکہ اس کی باقی داڑھی موجود تھی۔

غور فرمائیے: داڑھی کی معمولی سی کمی یعنی صرف چند بال کاٹنے پر عمرِ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گواہی رد فرما رہے ہیں تو پھر اُس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو داڑھی کا صفایا کرتا ہے۔

مودودی کا اجتہاد: حضورﷺ نے ایک قبضہ داڑھی اپنے طبعی مزاج یا رواجِ عرب کی بناء پر رکھی تھی یہ کوئی شرعی حکم نہ تھا (اس کا رد فقیر آگے چل کر لکھے گا) رسائل ومسائل جلد اول۔

داڑھی منڈھے شہر بدر: ابنِ کثیر دمشقی نے لکھا ہے کہ ۷۱۶ھ میں دمشق میں قلندریہ فرقہ کے کچھ لوگوں نے داڑھیاں منڈوائیں تو اُس وقت کے بادشاہ سلطان حسن بن محمد نے حکم دیا کہ اُن کو ملک بدر کردیا جائے اور اُس وقت تک اُن کو اسلامی شہروں میں داخل نہ ہونے دیا جائے جب تک کہ وہ اس کافرانہ شعار سے توبہ نہ کرلیں۔

اجماع: ابنِ کثیر نے لکھا کہ یہ فعل باجماعِ اُمت حرام ہے۔ (تاریخ ابنِ کثیر، جلد ۱٤، صفحہ ۲۷٤)

کوئی آسمان سے جو گر پڑے تو یہ ممکن ہے کہ وہ نہ مرے	تیرے طاقِ ابرو سے جو گرا تو پھر اس کا بچنا محال ہے

دیوبندی فرقہ کے سربراہ: قبضہ سے کم داڑھی والے آدمی کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی اور واجب الاعادہ ہے کیونکہ یہ شخص فاسق ہے دیوبندی فرقہ بھی یہی کہتا ہے چنانچہ تھانوی نے لکھا ہے کہ اجماعِ اُمت یہ ہے کہ ایک قبضہ سے داڑھی کم کرانا حرام ہے۔ (ردالنوار، جلد ۲، صفحہ ٤٤٣)۔

شیخ الھند ونائبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم: حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے عربی "شرح مشکوٰۃ" میں تصریح کی ہے کہ ایک قبضہ داڑھی رکھنی واجب ہے اور اُس مقدار سے کم کرنا حرام ہے۔

(شرح مشکوٰۃ)

آخری گزارش: حدیث خصال فطرت سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ داڑھی منڈانے والا یا کم کرنے والا فاسق فاجر ہے۔ اِسی لئے کون سا شریف آدمی اپنے آپ کو فاسق و فاجر کہلوانا گوارہ کرتا ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مسلمان داڑھی منڈوا کر ایسا فاسق بن رہا ہے جو ہر وقت فاجر و فاسق ہے۔ دوسرے گناہ تو پوشیدہ ہیں مگر یہ گناہ تو کھلم کھلا ظاہر وظہور ہے۔ جاگ رہا ہے تو فاسق، سو رہا ہے تو فاسق ہے، چل پھر رہا ہے تو فاسق ہے، بلکہ عبادت کر رہا ہے تو بھی فاسق ہے۔ اس کی تفصیل فقیر کی کتاب ''داڑھی کے فوائد'' میں ہے۔

ایک غلطی کا ازالہ: جو خود کو روشن خیال سمجھتے ہیں یہ خیال ظاہر کرتے ہیں کہ داڑھی رکھنے سے قوم ترقی نہیں کرسکتی تو یہ بات غلط اور مشاہدے کے بالکل خلاف ہے۔ مسلمان قوم نے جتنی ترقی بھی کی وہ شریعت کی اتباع میں کی ہے اور جب شریعت کی پابندی چھوٹی تو خدا کی رحمت بھی روٹھی۔ اِس پر تو تمام نئے تعلیم یافتہ لوگ متفق ہیں کہ سرسید

علی گڑھی کی وجہ سے قوم نے بہت ترقی کی تو اگر داڑھی ترقی میں حائل ہوتی تو سرسید کی فٹ بھر لمبی داڑھی کبھی نہ ہوتی تو پھر داڑھی کا ترقی سے کیا عناد۔

غیر لوگ: بوہرہ قوم ایک مختصر سی قوم ہے مگر اوّل درجہ کی ترقی یافتہ تعلیم یافتہ سرمایہ دار مہذب تجارت میں اوّل درجہ کے تاجر ملازمت میں جومل کے عہدوں کے مالک اُن کی دنیاوی ترقی ہیں پر داڑھی نے اُنہیں کسی رکاوٹ میں نہیں ڈالا۔

قومِ سکھ سے سیکھیئے: سکھوں کو دیکھیئے اور ہر میدانِ زندگی میں، زراعت میں، ہر طرح کی تجارت میں چوٹی کے تاجر، سول ملازمتوں میں کمشنر اور جج فوجی ملازمتوں میں کرنل اور جرنل مگر اُن کو زندگی کے کسی میدان میں داڑھی نے ترقی سے نہیں روکا۔ بلکہ یہ اُن کی مذہبی مضبوطی ہے اُن کی سماجی اور سیاسی حیثیت کو ہندو کی یلغار سے روکے ہوئے ہیں اور پھر اُن کی پختگی کا بانی مذہب ''گورونانک'' کے حکم سے نہیں بلکہ دسویں گورو گوبند جی کے حکم سے ہے۔

پیار: جارج پنجم سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے داڑھی کیوں رکھی ہے۔ جارج پنجم نے جواب میں کہا میں نے داڑھی اُس شخص کے منہ پر دیکھی ہے جو مجھے اس دنیا میں سب سے زیادہ محبوب ہے یعنی میرے والد ایڈورڈ ہفتم۔ اسی لئے میں نے بھی داڑھی رکھی ہے کیونکہ محبوب کی ہر ادا محبوب ہوتی ہے۔

محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم: کاش مسلمانوں کو اپنے سب سے بڑے محبوب آقائے نامدار ﷺ کے حکم کا اتنا ہی پاس ہوتا جتنا سکھوں کو اپنے دسویں گورو گوبند سنگھ جی کے حکم کا تھا یا انگریز کو اپنے باپ دادا سے، وغیرہ وغیرہ۔

آخری فیصلہ: اُمتِ مسلمہ کے کم وبیش چودہ سو سالہ اجماع کے ساتھ قرآن پاک میں خداوندِ اقدس نے ''فاتبعونی'' فرما کر اپنے نبی پاک ﷺ کی اتباع کا حکم فرمایا انگریزوں اور دیگر اقوام کی اتباع کا حکم نہیں۔ پھر جب کہ

(۱) حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ہمارے حضور ﷺ تک تمام انبیاء اور رسولوں نے پوری داڑھی رکھی۔ (علیہم السلام)۔

(۲) حضور ﷺ نے خود پوری داڑھی رکھی۔

(۳) پوری نے داڑھی رکھنے کو خدا کا حکم اور اپنا دین بتایا۔

(۴) داڑھی کٹانے اور منڈانے سے سختی سے منع فرمایا۔

(۵) داڑھی کٹانے اور منڈانے والے مشرک، مجوسیوں اور یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرنے کا حکم فرمایا۔
(۶) تمام صحابہ کرام، تابعین و تبع تابعینِ عظام، ہر دور کے علماءِ اُمت اور صلحاءِ ملّت پوری داڑھی رکھتے چلے آرہے ہیں اور اِس عظیم تواتر سے کسی نام کے دیندار کا بھی انکار ثابت نہیں اور نہ کیا جاسکتا ہے تو پھر اتنی صاف اور واضح تاکیدوں اور تائیدوں کے بعد بھی جو بدقسمت مسلمان جان بوجھ کر حضور ﷺ کی مخالفت کرے۔

ابوالاعلیٰ مودودی نہ صرف وہابی ہے اور اس کا تعلق جماعتِ اسلامی سے ہے۔ یہ پرلے درجہ کا گستاخ ہے چند حوالے حاضر ہیں۔

مودودی ماڈرن مجتہد نے اپنی کتاب "احیاء و تجدیدِ دین" میں امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ سرہندی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ پر کیچڑ اُچھالا ہے اس دجل و فریب سے کہ ان کو مجددِ دین کی فہرست میں شامل کر کے پھر ان کی غلطیاں اور مہلک باتیں بتائی ہیں۔ اِسی طرح اپنی مشہور بدنام زمانہ کتاب ''خلافت وملوکیت'' میں اُس نے بعض صحابہ رضوان اللہ اجمعین کو جھوٹا (معاذ اللہ)، بعض کو فریبی، بعض کو خود غرض اور حضرتِ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے بزرگ کو خائن ثابت کیا ہے۔

فائدہ: ''خلافت وملوکیت'' میں اُس نے صحابہ کرام کو جی بھر کر گالی دی ہے۔ (معاذ اللہ)۔

مودودی غیر مقلد: مودودی ماڈرن مجتہد نے امیر کو بلکہ ہر آدمی کو اجازت دی کہ وہ قرآن وحدیث اور شریعت کا جو حکم چاہے دینی حکمتِ عملی کے تحت بدل سکتا ہے جس سے ہرایرے غیرے نتھو خیرے کے لئے مصلحت کے بہانہ سے دینی احکام تبدیل کرنے کا راستہ اختیار کیا ہے۔

فائدہ: اسی بہانے مودودی نے بہت سے مسائل شرعیہ میں توڑ مروڑ کی ہے۔ مزید تفصیل فقیر کے رسالہ ''آئینۂ مودودی'' میں ہے۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۱۰ محرم الحرام ۱۴۳۰ھ

☆......☆......☆

www.Faizahmedowaisi.com